حضرت مولانا عبدالحلیم (دیر باباجی)
استاد الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ

میرے محسن میرے دوست

ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ ہشت رنگ شخصیت تھے انکے بارے میں لکھنا بقول ڈاکٹر صاحب مرحوم کے کارے دارد متنبّی، نے ایسے اشخاص کے بارے میں کیا خوب کہا ہے۔

مضت الدھور وما اتین بمثله
ولقد اتی فعجزن عن نظرائه

جب میں مدرسہ حسام الدین کوہاٹ سے دارالعلوم حقانیہ آیا اس وقت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ یہاں پڑھاتے تھے پھر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے دو افراد کو داخلہ دینے کی پیشکش آئی تو قرعہ فال ڈاکٹر صاحب کا نکل آیا اور برسوں کی خواہش پوری ہوگئی اور مدینہ منورہ میں واقع عظیم اسلامی یونیورسٹی کے لئے عازم سفر ہوئے اور تقریبا ۱۸ سال وہیں رہے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں کو قرآن وحدیث کے دروس دیتے رہے اور موسم حج میں منیٰ، مزدلفہ، عرفات اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں کو شعائر اسلام اور مناسک حج کی تعلیم دیتے رہے چونکہ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے بلاغت کلام سے نوازا تھا ہر وقت لوگوں کا ہجوم ہوتا اور فصاحت کیساتھ لوگوں کے دلوں میں باتوں کو اتارتے تھے، اللہ تعالیٰ نے پختون بیلٹ میں جن چند علماء کو قبولیت عامہ سے نوازا تھا ان میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، شیخ الحدیث حسن جان شہید، مفکر اسلام مفتی محمودؒ اور حضرت ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب شامل ہیں۔

حضرت کے ساتھ میری رفاقت دوستوں کی طرح تھی آپس میں ہنسی مذاق بھی کرتے تھے کبھی کبھار انکے گھر جاتے تو بہت خوش ہوتے اور اکرام واعزاز سے نوازتے ڈاکٹر صاحب بھی ہمارے گھر آتے اور خوشی سے کھانے کی دعوت قبول کرتے دارالحدیث کے راستے میں ملاقات ہوتی تو بڑی محبت اور گرم جوشی سے ملتے۔

ڈاکٹر صاحب رفیق ہونے کے ساتھ میرے استاد بھی تھے میں نے محیط الدائرہ ان سے پڑھی ہے اور پڑھانے کا انداز عجیب ہوتا جب بھی پڑھنے کیلئے جاتا تو وہ اپنے کھیتوں میں مصروف ہوتے مجھے دیکھتے تو کام کو موقوف کرکے کھیت میں بیٹھ جاتے اور مجھے سبق پڑھاتے میں نے موطا امام مالک میں ان سے اجازت حدیث حاصل کی ہے۔

میرے اور انکے درمیان ایک قدر مشترک اور بھی تھی، کہ ہم دونوں لاہوریؒ کے شاگردوں میں سے تھے

حضرت ڈاکٹر صاحب کو استاد لاہوری کے ہاں کمال قربت حاصل تھی اور ہم دونوں اکھٹے ہوکر حضرت کے واقعات بیان کرتے اور محظوظ کرتے آپ حضرت لاہوریؒ کی بہت سے صفات میں عکس جمیل تھے حضرت لاہوریؒ وقت کے اہتمام کے بہت پابند تھے ٹھیک وقت مقررہ پر درس کے لئے مسجد میں جلوہ افروز ہوتے ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ پانچ منٹ کے تاخیر سے آئے تو عذر بیان کیا کہ ایک بوڑھی عورت مسئلہ معلوم کرنے کے لیے آئی تھی تو اس لئے تاخیر ہوئی ڈاکٹر صاحب بھی ہمیشہ ٹھیک آٹھ بجے دارالعلوم کے دارالحدیث میں مسند پر جلوہ افروز ہوتے اور تلاوت کلام پاک سے درس حدیث کی ابتداء فرماتے حضرت ڈاکٹر صاحب کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ سلم العلوم کا مطالعہ راستے میں آتے ہوئے فرماتے ہیں حضرت میں افہام وتفہیم کا مادہ زیادہ تھا خوش مزاج اور خوش مذاق آدمی تھے، ہر وقت لوگوں کے جمگھٹے میں گھرے ہوتے۔ جب سرزمین حجاز پر قدم رکھا تو شہرت کی بلندیوں پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ نے عرب وعجم میں قبولیت نصیب کی، عظیم محدث اور خطیب تھے تمام طبقات میں پسندیدہ شخصیت تھے اپنے اساتذہ کے گرویدہ تھے مولانا احمد علی لاہوریؒ مولانا عبداللہ درخواستی اور مولانا غلام اللہ خان کے انداز فکر کو کماحقہ اپنایا، اپنے اولین مربی ومرشد جامعہ حقانیہ کے مؤسس مولانا عبدالحق صاحب کے نام گرامی کو بڑے عجیب انداز سے ذکر کرتے اور فرماتے زینۃ المحدثین مولانا عبدالحق صاحب رحمه الله رحمةً واسعةً اور گلشن حقانیہ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔

کبھی کبھار ہم آپس میں ملتے تو میں عموماً بیس روپیہ کا ہدیہ پیش کرتا اور بہت خوش ہوجاتے وفات کے بعد جب میں نے انکے چہرہ کو دیکھا تو محسوس ہورہا تھا کہ مسکرا رہے ہیں اسی وقت فارسی شاعر کے دوشعر یاد آگئے اور انہی اشعار کے وہ مصداق تھے:

یاد داری کہ وقت زارن تو
ہم خندان بود ند وتو گریان
ایخنان ذی کہ وقت مردن تو
ہمہ گریان بودند وتو خندان

اخیراً حیات بھی مبارک اور رحلت ووفات بھی مبارک عاش سعیداً ومات سعیداً